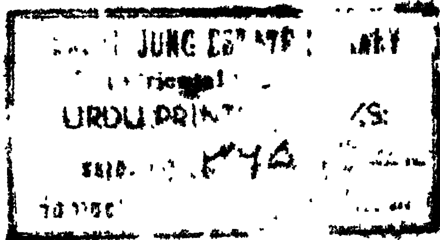


بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اے خدا ہماری عبادت کو قبول کر اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی توفیق دے۔ آمین

نماز سب عبادتوں سے افضل ہے

عبادت کرنے سے مطلب یہ ہے کہ بندہ اپنے خدا کو جس نے اُسے پیدا کیا ہاتھ، پاؤں، آنکھ، ناک، عقل اور تمیز دی اس کو یاد رکھے اور اپنی بندگی اُس کے سامنے بجا لاتا رہے تاکہ خدا کی بزرگی اور اپنے بندہ ہونے کا خیال ہر وقت اُس کے دل پر جما رہے اور اُس کا دل برائیوں سے پاک ہو۔ سب سے بڑی عبادت جو خدا نے اپنے بندوں پر فرض کی ہے پانچوں وقت کی نماز ہے۔ دل لگا کر اور خدا کی طرف متوجہ ہو کر نماز پڑھنے سے یہ سب باتیں حاصل ہوتی

ہیں اور انسان کا دل سب برائیوں سے پاک ہوتا ہے۔ دل کی پاکیزگی بلاشبہ
اندرونی پاکیزگی ہے مگر بیرونی پاکیزگی اندرونی پاکیزگی پر بہت بڑا اثر رکھتی
ہے۔ دیکھو جو لوگ اپنا کپڑا صاف رکھتے ہیں ہاتھ پاؤں ستھرے رکھتے ہیں
اُن کے دل میں ستھرائی کا اثر ہو جاتا ہے ناپاک بدن میلے کچیلے کپڑوں سے
اُن کے دل کو نفرت ہو جاتی ہے اور اُن کے دل میں اثر بیرونی پاکیزگی کے
خیال سے پیدا ہوتا ہے اسی لئے خدا نے نماز کے لئے بیرونی چیزوں کے
پاک کرنے کا حکم دیا ہے تاکہ اُس کا اثر دل کی پاکیزگی پر پہنچے۔

اس نے حکم دیا کہ جس چیز پر نماز پڑھو وہ پاک ہو جو کپڑے پہنے ہوئے
ہو وہ پاک ہوں۔ بدن ہاتھ پاؤں سب پاک ہوں۔

نماز پڑھنا گویا خدا کے سامنے جانا ہے اور اس لئے ضرور ہے کہ ادب
سے اور ظاہری باطنی پاکیزگی سے اپنے پروردگار کے سامنے جو سب سے
بڑا بادشاہ ہے حاضر ہو۔ اسی ادب بجا لانے کی غرض سے اور ظاہری پاکیزگی
سے دل کی پاکیزگی کا خیال پیدا ہونے کے مطلب سے نماز سے پہلے وضو کا
حکم دیا انسان کا اکثر تمام بدن کپڑوں سے ڈھکا رہتا ہے مگر منہ کھلا رہتا ہے
اور ہاتھ پاؤں ہر قسم کے کام میں اور راستہ چلنے میں کام آتے رہتے ہیں
اس لئے خدا نے حکم دیا کہ نماز پڑھنے سے پہلے وضو کرو یعنی ہاتھ پاؤں منہ دھو لو
بغیر وضو کے نماز نہیں ہونے کی ہر نماز کے لئے وضو کرنا بندوں پر شاق تھا اگر

کوئی میعاد مقرر کی جاتی کہ اتنی دیر کے بعد وضو کیا کرو تو اس کا خیال رکھنا اس سے بھی زیادہ مشکل ہوتا۔ اس لئے خدائے تعالیٰ نے اپنی حکمت کاملہ سے اُس کے لئے ایسی بات مقرر کی جس کو ہر ایک شخص جاہل ہو یا عالم سب جانتے ہیں۔ یعنی جب بول و براز کر دیا یا ریاح نکلا یا خون بہہ نکلے یا قے ہو جائے یا سو جائے یا بیہوش ہو جائے تو نماز سے پہلے وضو کر لیا کرو اور جب تک کوئی وضو توڑنے والی بات سرزد نہ ہو اس وقت تک اُسی ایک وضو سے جتنی نمازیں چاہو پڑھتے رہو۔ وضو کر کر گویا بندہ نے اپنے مالک کے سامنے حاضر ہونے کی تیاری کی۔ اس کا مالک تو ہر جگہ اور ہر طرف موجود ہی مگر اس نے حکم دیا ہے کہ جب ہمارے سامنے حاضر ہونا چاہو تو قبلہ کی طرف منہ کر کے کھڑے ہوا کرو اس لئے نمازیں قبلہ کی طرف منہ کر کے کھڑا ہونا فرض ہوا۔

جو لوگ بزرگ ہیں اور خدا کا ادب اُن کے دل میں بیٹھا ہوا ہی وہ تو جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے ہیں تو پورا لباس جو بادشاہ کے دربار کے لئے ضروری ہی پہن کر کھڑے ہوتے ہیں مگر یہ بات اور ایسا ادب ہر شخص سے نہیں ہو سکتا۔ اس لئے خدا نے اپنے رحم سے صرف اتنی بات فرض کی ہی کہ جب نماز کو کھڑے ہو تو تمھارا ستر کھلا نہ رہے ورنہ نماز نہیں ہونے کی۔

جب بندہ اس طرح پر آن کر کھڑا ہوا تو گویا اپنے پروردگار کے سامنے کھڑا ہوا اُس کو دل سے یقین کرنا چاہئے کہ گو میں خدا کو نہیں دیکھتا مگر خدا

مجھکو دیکھتا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم خدا کی عبادت اس طرح کیا کرو گویا تم اُس کو دیکھ رہے ہو اور اگر تم ایسا نکر سکو تو خیال کرو کہ وہ تم کو دیکھ رہا ہے۔ اب سمجھو کہ نماز میں جو ارکان مقرر ہیں اُن کا کیا مطلب ہے اور اُن سے کن چیزوں کی طرف اشارہ ہے تاکہ نماز میں بندہ اُن کی طرف اپنے دل کو متوجہ رکھے۔ سب سے پہلا کام نماز میں نیت ہے۔ نیت باندھنے کی یہ نشانی ہے کہ خدا کو پکارے اور کہے اَللّٰہُ اَکْبَرُ یعنی اے خدا تو ہی سب سے بڑا ہے۔ اور اسی کے ساتھ دونوں ہاتھ کانوں تک اُٹھائے جس سے یہ اشارہ ہے کہ میں تمام چیزوں سے دست بردار ہو کر تیرے سامنے حاضر ہوا ہوں۔ اس ظاہری اشارہ کا دل پر اثر ہونا چاہیئے کہ دل کو بھی تمام چیزوں سے پھیر کر خدا کی طرف متوجہ کرے۔ اب کہ بندہ ایسے بڑے مالک کے سامنے جس سے بڑا کوئی نہیں ہے حاضر ہوا تو ضرور ہے کہ سب سے پہلے اُس کی تعظیم ادا کرے اُس کی صفت کو جس کا اُس کے دل میں نقش ہے ظاہر کرے نہ اس لئے کہ خدا کو اُس کی کچھ پروا ہے بلکہ اس لئے کہ اس سے دل کا نقش تازہ ہوتا ہے اور خدا کے سامنے کھڑا ہو بار بار ہر نماز میں اس کو دہرانے سے اُس کے دل میں خیال پیدا ہو کہ میں اپنے مالک کے سامنے اس کا اقرار کر چکا ہوں اس لئے مرتے دم تک دل سے اسی اقرار پر مجھکو قائم رہنا چاہیئے۔ اس لیئے نیت کے بعد سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ

وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ پڑھنا سنت ہوا۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ اے پروردگار تیری تعریف کے ساتھ تجھکو یاد کرتا ہوں تیرے نام میں برکت ہے اور تیرا مرتبہ بہت بلند ہے اور کوئی معبود نہیں سوا تیرے۔

کیونکہ بندہ دل میں آتا ہے کہ اب اپنے مالک سے کیا کہوں ایسے بڑے شاندار مالک کے سامنے کچھ کہنا آسان نہیں ہے اس لئے خود خدا نے اپنے بندوں کو سکھا دیا کہ ان کو یہ کہنا چاہیئے۔

مگر اس بات کے عرض کرنے سے پہلے ضرور ہی کہ خود خدا سے دعا مانگے کہ شیطان کے وسوسہ سے اس کو بچاوے تاکہ جو بات عرض کرنی ہی اس کے عرض کرتے وقت دل میں کچھ وسوسہ نہ آوے اور پھر جو کچھ کہے خدا ہی کا نام لے کر شروع کرے۔ اس لئے نماز کی پہلی رکعت میں اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ اور ہر رکعت میں اعوذ کے بعد بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھنا سنت ہوا ہی اس کے معنی یہ ہیں کہ پناہ چاہتا ہوں اللہ کی مردود شیطان سے۔ شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان ہے نہایت رحم والا۔

جب اس طرح اپنے دل کو سنوارے تو اب وہ بات عرض کرے جو خدا نے اس کو سکھائی ہی اور وہ سورۃ الحمد ہے اور اسی لئے ہر نماز میں اس کا

پڑھنا واجب ہے۔ پس اس کو پڑھے اور کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ
تمام خوبیاں اللہ ہی کے لیئے ہیں جو پروردگار تمام عالموں کا ہی اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
بڑا مہربان ہے رحم والا۔ مَالِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ۝ مالک ہے دن قیامت کا
اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ۝ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے
مدد چاہتے ہیں اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۝ چلا ہم کو سیدھے رستہ پر
صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ ۝ اُن لوگوں کے رستہ پر جن پر تو نے فضل
کیا ہے غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ۝ نہ اُن کے رستہ پر جن
پر تو غصہ ہوا اور نہ رستہ پر گمراہ ہونے والوں کے۔ اس نے بعد کہے
آمین یعنی اے خدا میری اس عرض کو قبول کر۔

یہ تو اپنا مطلب عرض کیا اب کسی قدر خاص خدا کی جناب میں بھی عاجزی
سے متوجہ ہونا ضرور ہے اور خدا ہی کا کلام پڑھنے سے پوری توجہ ہوتی
ہے۔ اِدھر وہ سمجھتا ہے کہ میں خدا کے سامنے حاضر ہوں اُدھر خدا ہی کا کلام
اس کے منہ سے نکلتا ہے۔ خدا کے کلام کی عظمت اس کے دل پر چھا جاتی
ہے اور ہاتھ پاؤں زبان اور دل سے خدا کی طرف متوجہ ہوتا ہے اس لیئے
یہ بات واجب ہے کہ الحمد کے بعد قرآن مجید کی کوئی سورۃ یا کوئی بڑی
آیت یا چند آیتیں پڑھے۔

دنیا کے بادشاہوں کے لیئے بھی یہی ہے کہ اُن کے سامنے کھڑے ہو کر

عرض معروض کرے پس ایسے بادشاہ کے سامنے کھڑے رہنا ضرور ہے
اور اس لئے کھڑے ہوکر نماز پڑھنا فرض ہوا ہے۔ کھڑے رہنے میں ہاتھ باندھے
رہنا زیادہ تر ادب کی نشانی ہے۔ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے اکثر
نماز میں ہاتھ باندھے رکھے ہیں اور شاید کبھی کھلے بھی رکھے ہوں اس لئے
حنفی مذہب میں جس کے پیشوا حضرۃ امام ابو حنیفہؒ ہیں یہ بات قرار پائی ہے کہ دونوں
ہاتھوں کو ناف کے نیچے باندھے اس طرح کہ داہنا ہاتھ اوپر رہے اور بایاں
ہاتھ نیچے اور دائیں ہاتھ کے انگوٹھے اور چھنگلیا سے بائیں ہاتھ کے پہونچے کو گٹے
کے پاس سے تھام لے اور باقی انگلیاں پہونچے پر لمبی رہنے دے۔

گو کہ انسان اس طرح موءدب کھڑے ہوکر اپنے مالک کے سامنے عاجزی
و بندگی بجا لائے اور اس کی عظمت کا دل سے اور زبان سے اقرار کرے
اور تمام اعضائے ظاہری کو اسی بات میں مصروف رکھے گا ابھی تک اس
ادب سے جو دنیا کے بادشاہوں کا کیا جاتا ہے کچھ بہت زیادہ فرق نہیں ہوا
وہ فرق رکوع سے دکھایا جاتا ہے کہ جب بندہ لئے ایسے بڑے مالک کے
سامنے کھڑے ہوکر عرض معروض کر لی تو اس کی عظمت کے سامنے سرنگوں ہو
اور کہے سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ یعنی میرا رب پاک ہے اور وہ بڑا رتبہ ہی سب سے
بڑا ہے۔ اس لئے نماز میں رکوع کرنا فرض ہے۔

اگلے نبیوں کی امت میں وہ نماز پڑھتے تھے خدا کی بڑی عظمت ظاہر

نی جاتی تھی مگر بندے نے تعالٰی نے ہمارے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو اور اُن کی امت کو اپنی کمال محبت اور رحمت سے اس سے بھی زیادہ خدا کی عظمت ظاہر کرنے کا حکم دیا کہ اس کے سامنے اپنی پیشانی اور اپنی ناک کو زمین پر رکھو اور اس کو سجدہ کرو اور بتایا کہ یہ خاص میرے لئے عبادت ہے اور یہ خاص میری تعظیم ہے میرے سوا کسی دوسرے کے لئے یہ تعظیم ادا نہ کی جائے اور سجدہ میں کہو سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی اے میرے خدا تیرا ہی رتبہ سب سے بلند ہے اور دو دفعہ سجدہ کرنا تاکہ اس کے مکرر ادا کرنے سے خدائے عزوجل کی پوری ... اور پوری تعظیم دل کی سچائی سے ادا ہو اس لئے نماز کی ہر رکعت میں دو سجدے فرض ہوئے ہیں۔

اس طرح پر سب چیزوں کا ادا کرنا نماز کی ایک رکعت ہوتی ہے پانچوں وقت کی نمازوں سے کسی نماز میں دو رکعتیں مقرر ہیں کسی میں تین اور کسی میں چار رہیں رکعت میں وہی باتیں دہرائی جاتی ہیں جو ایک رکعت میں کی ہیں۔ مگر سمجھنا چاہئے کہ سبق دہرانے سے لڑکوں کو سبق یاد ہو جاتا ہے بات کے دہرانے سے بات یاد رہتی ہے۔ کسی چیز کا خیال کرتے رہنے سے وہ چیز دل میں بیٹھ جاتی ہے۔ اسی لئے نماز میں کئی رکعتیں مقرر ہوئی ہیں تاکہ وہ سب باتیں جو بندے نے اپنے خدا کی عظمت اور بندگی کی ادا کی ہیں وہ دل میں بیٹھ جائیں اور مضبوط جم جائیں۔

سب سے اخیر یہ ہے کہ تمام عاجزیوں اور تعظیم اور ادب بجا لانے کے بعد اپنے قدرے کے سامنے مودب بیٹھے گویا اُس نے دربار میں جگہ پائی۔

(۲) وقت خدا کا شکر کرے اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر جن کی بدولت اُس نے نور ایمان پایا ہے سلام بھیجے اور خدا سے اُن پر رحمت چاہنے اور اپنی مغفرت کی دعا مانگے اور یوں کہے اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ زبان کی اور بدن کی اور پاک چیزوں کی تمام عبادتیں خدا ہی کے لئے ہیں اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اے نبی خدا کے یعنی محمد رسول اللہ تم پر سلام ہو اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ سلام ہو ہم پر اور اللہ کے تمام نیک بندوں پر اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود سوا اللہ کے وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک محمد خدا کے بندے اور اُس کے رسول ہیں اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اے اللہ اپنی رحمت خاص بھیج محمد پر اور محمد کی آل اولاد پر جس طرح کہ تو نے رحمت بھیجی ابراہیم پر اور ابراہیم کی آل اولاد پر بیشک تو تعریف والا اور بزرگی والا ہے۔ اَللّٰهُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

الٰہی اپنی خاص برکت بھیج محمدؐ اور محمدؐ کی اولاد پر جس طرح کہ تو نے برکت بھیجی ابراہیمؑ پر اور ابراہیمؑ کی اولاد پر بیشک تو تعریف والا بزرگی والا ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا كَثِیْرًا وَّلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِیْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ۔

الٰہی میں نے اپنی جان پر بہت سا ظلم کیا ہے یعنی بہ سبب گناہوں کے اور کوئی سوائے تیرے گناہوں کو نہیں بخشتا پس مجھ کو بخشدے اپنے پاس کی بخشش سے اور مجھ پر رحم کر بیشک تو بخشنے والا مہربان ہے۔ بعد اس کے داہنے اور بائیں مونڈھ کر کہے اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ گویا تمام مخلوقات پر جو اس کے داہنے بائیں ہیں خدا کی مہربانی چاہتا ہے۔

خدائے تعالےٰ نے انسان کو اپنے فضل و کرم سے بہت سی چیزیں عنایت کی ہیں کچھ تو ان میں بیرونی ہیں جیسے پاؤں آنکھ ناک زبان ان میں سب سے مقدم اس کا سر ہے جو تمام کمالاتِ انسانی کا خزانہ ہے اور کچھ اس میں اندرونی صفتیں ہیں جیسے عقل اور سمجھ اخلاق کی نیکی جسم حقوق کی تمیز احسان مندی شکرگزاری نفس کی پاکیزگی۔ پس خدا کی عبادت ایسے طریقے سے ہونی چاہیے جس میں اعضائے ظاہری اور قوائے باطنی سب کے سب خدا کی عبادت میں مصروف ہوں۔ نماز جس طرح ادا کرنی خدا نے مقرر کی ہے اس میں بڑی خوبی یہ ہے کہ انسان کے تمام اعضائے ظاہری اور قوائے باطنی

سب کے سب ایک ساتھ خدا کی عبادت میں مصروف ہوتے ہیں پاؤں کے
بل کھڑا ہوتا ہے۔ ہاتھوں کو ادب سے باندھے رکھتا ہے۔ آنکھ سے اپنے سجدہ
کی جگہ کو دیکھتا رہتا ہے۔ آنکھ سے اِدھر اُدھر نہیں دیکھتا اپنی نگاہ کو عبادت
میں مشغول رکھتا ہے اور اُس وقت کوئی کلام جو عبادت میں داخل نہیں ہے سننا
نہیں چاہتا ہے۔ دعائیں مانگنے اور کلامِ الٰہی کے پڑھنے سے اپنی زبان کو عبادت
میں مشغول رکھتا ہے اور اپنے سر کو جو اُس کے تمام بدن میں سردار ہے خدا کے
سامنے زمین پر ٹیکتا ہے اسی طرح تمام اندرونی قوائے کو بھی عبادت میں صرف
کرتا ہے دل عبادت کی طرف لگا رہتا ہے خیال میں بجز خدا کے اور کچھ نہیں
رہتا سمجھتا ہے کہ میں اپنے پروردگار کی عبادت میں مشغول ہوں اُس کی عقل
گواہی دیتی ہے کہ خدا کے سوا اور کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے وہ اپنے
دل وجان سے خدا کو پیار کرتا ہے تمام قوائے باطنی کو خدا کے سامنے عاجزی
کرنے اور بندگی بجالانے کو حاضر کرتا ہے۔ پس کوئی طریقہ عبادت کا جس میں
اعضائے ظاہری وقوائے باطنی سب مشغول عبادت ہوتے ہیں نماز سے بہتر
نہیں ہے اور اسی لئے نماز سب عبادتوں سے افضل ہے۔

نماز کے وقت

انسان کو موجب اپنی خلقت کے اپنی زندگی کے کاروبار بھی کرنے ہیں

اس لئے نماز کے وقتوں کا مقرر ہونا ضرور تھا۔ خدائے تعالےٰ نے جو بندوں کی سب حاجتوں کا جاننے والا ہی اُس نے نہایت خوبی سے نماز کے وقت مقرر کئے ہیں پہلی نماز کے لئے صبح کا وقت ہی انسان سوکر سویرے سے اٹھا سورج نکلنے سے قبل وضو کیا اور نماز سے فارغ ہو کر دنیا کے دھندے میں لگا۔ کھایا پیا دوپہر کو آرام لیا۔ دوسری نماز کے لئے خدا نے ظہر کا وقت مقرر کیا ہے تاکہ اتنی دیر تک دنیا کے کاموں میں مصروف رہنے سے خدا کی یاد میں جو غفلت ہو گئی ہو نماز پڑھنے سے پھر خدا کی یاد تازہ ہو جائے۔ تیسری نماز کا وقت خدا نے عصر کا مقرر کیا ہی اُس وقت لوگ عموماً پھر اپنے کاروبار میں مشغول ہوتے ہیں اُس وقت نماز کا پڑھ لینا اور خدا کی یاد کرنا بندہ کو اس بات پر خبردار کر دیتا ہے کہ اپنے معاملات اور کاروبار میں خدا ترسی اور ایمانداری کو کام میں لائے۔ چوتھی نماز کا وقت خدا نے مغرب کا مقرر کیا ہی تاکہ عصر کے وقت جو لوگ دنیا کے کاروبار میں مصروف ہوئے تھے وہ خدا سے غافل نہ ہونے پائیں اور شام کا وقت جو عموماً کاروبار کے ختم ہونے کا ہے نماز پڑھنے سے پھر خدا کی یاد کو تازہ کرلیں۔

پانچویں نماز کے لئے خدا نے عشا کا وقت مقرر کیا ہے جس کے بعد انسان اپنی نیند سو رہتے ہیں جو موت کی بہن ہی۔ جب کہ سب کاموں سے فراغت ہو گئی اور سونے کا وقت آیا خدا کی یاد کر کے سونا دل کی نیکی کے لئے بہت

بڑا فائدہ رکھتا ہے۔ پس خدا نے انسان کے لئے خدا کی یاد قائم رکھنے کو جو نماز کے وقت مقرر کئے ہیں اُن سے بہتر اور کوئی وقت نہیں ہو سکتے اور پھر اُن وقتوں میں ایسی وسعت بھی دی ہے کہ انسان کو اُن وقتوں کی نماز ادا کرنے کا آسانی سے موقع مل سکتا ہے۔

وضو اور نماز کے مسائل

اب جاننا چاہیئے کہ علماء دین نے جو ائمۂ مجتہدین کہلاتے ہیں قرآن مجید اور احادیث نبوی اور آں حضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کے افعال اور صحابہؓ کے طریقہ عمل سے، وضو اور نماز کے لئے کون کون چیزیں فرض اور واجب اور سنّت قرار دی ہیں کیونکہ بغیر اس کے جاننے کے کامل طور پر نماز ادا نہیں ہو سکتی۔

فرائضِ وضو

وضو میں چار فرض ہیں (۱) منہ کا دھونا ماتھے کے بالوں سے تھوڑی کے نیچے اور دونوں کانوں تک (۲) دونوں ہاتھوں کا دھونا کہنیوں تک جس میں کہنیاں بھی داخل ہیں (۳) چوتھائی سر کا مسح کرنا (۴) دونوں پاؤں کا ٹخنوں سمیت دھونا۔

سُننِ وضو

وضو میں چھ سنتیں ہیں۔ (۱) وضو کے وقت بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھنی (۲) سب سے اوّل دونوں ہاتھوں کو پہونچے تک۔ تین دفعہ دھو لینا (۳) کُلّی اور مسواک کرنی (۴) دائیں چلّو سے تین دفع ناک کے نتھنوں میں پانی ڈال کر بائیں ہاتھ سے صاف کر لینا۔ (۵) جن اعضا کا دھونا فرض ہے اُن میں سے ہر ایک کو تین تین دفعہ دھونا۔ (۶) سارے سر کا مسح کر کے کانوں کا بھی مسح کرنا۔

فرائضِ نماز

نماز کے متعلق تیرہ فرض ہیں سات نماز کے باہر ہیں اور چھ نماز کے اندر۔ سات فرض جو نماز کے باہر ہیں یہ ہیں (۱) بدن کا پاک ہونا (۲) کپڑوں کا پاک ہونا (۳) جائے نماز کا پاک ہونا (۴) ستر کا ڈھکا ہوا ہونا (۵) نماز کے وقت پر نماز کا پڑھنا (۶) قبلہ کی طرف منہ کر کے کھڑا ہونا (۷) نماز کی نیت کرنا۔

چھ فرض جو نماز کے اندر ہیں یہ ہیں (۱) نیت باندھنے کے وقت اَللّٰهُ اَکْبَرُ کہنا (۲) کھڑے ہو کر نماز پڑھنا (۳) قرأۃ یعنی نماز میں کچھ قرآن

قرآن مجید کا پڑھنا (۴) رکوع کرنا (۵) ہر رکعت میں دو سجدے کرنا (۶) نماز کے اخیر میں بیٹھنا اتنی دیر تک جتنی دیر میں التحیات پڑھی جاتی ہے۔

واجبات نماز

نماز میں واجب بارہ ہیں (۱) الحمد کی پوری سورۃ پڑھنی (۲) اس کے بعد قرآن مجید کی کوئی دوسری سورۃ یا بڑی آیت یا چند آیتیں پڑھنی (۳) رکوع و سجدہ طمانیت سے کرنا (۴) رکوع کرکے سیدھا کھڑا ہو کر سجدہ میں جانا (۵) ایک سجدہ کرکے پوری طرح بیٹھ کر دوسرے سجدے میں جانا (۶) دو رکعت سے زیادہ کی جو نماز ہے اس میں التحیات کے لئے بیٹھنا۔ (۷) بیچ کے اور اخیر کے بیٹھنے میں التحیات کا پڑھنا (۸) اخیر نماز میں سلام کا پھیرنا (۹) اگر وتر کی نماز ہو تو دعاے قنوت کا پڑھنا (۱۰) فرائض کو ترتیب سے ادا کرنا۔ اسی طرح واجبات کو بھی ترتیب سے ادا کرنا (۱۱) اگر امام ہو تو ان نمازوں میں جن میں پکار کر پڑھنا ہے پکار کر اور جن میں آہستہ پڑھنا ہے ان میں آہستہ پڑھنا (۱۲) جو شخص اکیلا نماز پڑھتا ہو اس کو بھی ان نمازوں اور رکعتوں میں جن میں آہستہ پڑھنا ہو آہستہ پڑھے۔

سنن نماز

نماز میں بارہ سنتیں ہیں (۱) نیت باندھنے کی تکبیر کے وقت کانوں تک ہاتھوں کا اُٹھانا (۲) دونوں ہاتھ باندھ کر نماز پڑھنی (۳) سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ آخر تک پڑھنا (۴) ہر رکعت میں اَعُوْذُ بِاللّٰهِ آخر تک پڑھنی (۵) اسی طرح ہر رکعت میں بسم اللہ اخیر تک پڑھنی (۶) اُٹھتے اور بیٹھتے اور رکوع میں جھکتے وقت اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہنا (۷) رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ تین دفعہ کہنا (۸) رکوع سے سیدھا ہوتے وقت سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہنا (۹) سجدے میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى تین دفعہ کہنا (۱۰) اَلتَّحِيَّاتُ پڑھنے کے بعد درود پڑھنا (۱۱) درود کے بعد دعا پڑھنی (۱۲) اَلْحَمْدُ کے ختم ہونے پر آمِيْن کہنا۔

خدا سب مسلمانوں کو خضوع و خشوع سے نماز پڑھنی نصیب کرے

تمت